صدیقِ اکبر کی ذہانت

04-February-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

4 فروری، 2021 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

صدیقِ اکبر کی ذہانت

اس بیان میں آپ جان سکیں گے ...

- ✿... صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے محبت کرنے کے فضائل و برکتیں
- ✿... صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی بچپن میں ذہانت
- ✿... صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ذہانت پر مبنی فیصلے
- ✿... ذہانت و عقل مندی کے فضائل
- ✿... اپنے اندر ذہانت پیدا کرنے کے طریقے

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد میں آنا ثواب کا کام ہے۔ جب بھی مسجد میں حاضِری کی سَعادت ملے، یاد کر کے نفلی اعتکاف کی نیت کر لیا کیجئے۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ!** جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ شرعی مسئلہ ذہن میں بٹھا لیجئے! ''مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری، افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ جائز نہیں۔ ہاں! اعتکاف کی نیت کی ہو تو ضِمْنًا یہ چیزیں بھی جائز ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی یاد رکھئے! اعتکاف کی نیت کھانے پینے سونے وغیرہ کے لئے نہیں بلکہ صِرْف رِضائے الٰہی کے لئے کی جائے گی۔ فرض کیجئے! آپ مسجد میں موجود ہیں، کھانے، پینے کی کوئی چیز آ گئی یا سونے کا اِرادہ بن گیا اور آپ نے اعتکاف کی نیت بھی نہیں کی ہوئی تو اب رضائے الٰہی کے لئے نیت کر لیجئے، کچھ دیر ذِکْرُ اللّٰہ کیجئے، چاہیں تو 12 مرتبہ درود پاک پڑھ لیجئے، اس کے بعد چاہیں تو کھا، پی یا سو سکتے ہیں۔

دُرُود شریف گُناہ مٹا دیتا ہے

خلیفۂ اَوَّل، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: پانی جتنی جلدی آگ کو بجھا دیتا ہے، اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھنا اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ گُناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام

بھیجنا غلام آزاد کرنے سے اَفضل ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں:

"مُعْجَمِ کَبِیْر" کی حدیث ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2] یاد رکھئے! جتنی اچھی اچھی نیتیں زیادہ ہوں، ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔ بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً ۞ عِلْمِ دین سیکھنے کی نیت کر لیجئے ۞ خوب توجہ سے بیان سننے کی نیت کیجئے ۞ بیان کے دوران اِنْ شَآءَ اللہ! قرآنی آیات اور اَحادیث پڑھی جائیں گی، انہیں سننے کی نیت کر لیجئے ۞ اِنْ شَآءَ اللہ! نیک لوگوں کا ذِکْر ہو گا اور نیک لوگوں کے ذِکْر کے وقت رحمت اُترتی ہیں، یہ رَحْمَت حاصِل کرنے کی نیت کر لیجئے۔ اس کے علاوہ بھی جو اچھی نیت بَن پڑے، کرنے کی سَعادت حاصِل کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کا موضوع ہے: **"صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی ذہانت"** مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، عاشق رسول، عاشقِ اَکْبَر، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ بہت بلند رُتبہ ہستی ہیں، اللہ پاک نے آپ کو بڑے اَعْلٰی اَوْصاف و کمالات عطا فرمائے تھے، آپ کا ایک بہت اعلیٰ وَصف ہے: ذہانت۔ آج ہم ان شآء اللہ! صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی ذہانت کی حکایات سُننے اور ان سے دَرْس حاصِل کرنے کی سَعادت حاصِل کریں گے اَور آخر میں حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے فیض لے کر ہم اپنے اندر ذہانت کا وَصْف کیسے پیدا کر

1… تاریخ بغداد، جلد:7، صفحہ:172۔
2… معجم کبیر، جلد:6، صفحہ:185، حدیث:5942۔

سکتے ہیں؟ اس کے طریقے بھی سیکھیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

محبتِ صدیق کی برکت سے کلمہ نصیب ہو گیا

خادِمِ رسول، حضرت اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک دِن ایک یہودی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا اَور بولا: اللہ پاک جس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو کَلِیْم بنایا (طور پہاڑ پر بلا کر انہیں اپنا کلام سُنایا، اُن سے کلام فرمایا)، اس سچے خدا کی قسم! اِنِّی لَاُحِبُّكَ اے ابو بکر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے یہودی کی بات سُنی اور ما شآءَ اللہ! ذہانت دیکھئے! ہمارے منہ پر کوئی تعریف کرے، ہم سے عقیدت کا اظہار کرے، ہمارے ہاتھ کوئی چوم لے تو ہم اِتْرا جاتے ہیں، اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنے لگتے ہیں، حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اِتْرائے نہیں، خود پسندی کا شِکار نہیں ہوئے کہ میں بڑا عزت دار ہوں، میری بڑی واہ واہ ہے، میرے انداز، میرا کردار لوگوں کے دِل میں اُترتا ہے وغیرہ، شیطان کی چالوں میں نہیں آئے، اور عِلْم کی بات دیکھئے! یہودی نے اللہ کی قسم اُٹھائی تھی، حضرت صدیق اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اللہ پاک کے بابرکت نام کا اَدَب کرتے ہوئے یہودی کو جھٹلایا بھی نہیں، کیا کِیَا؟ اپنا سَر مُبارَک جھکا لیا۔ کیوں جھکایا؟ حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: تَہَاوُنًا بِالْیَہُوْدِ یہودی کو نظر انداز کرنے، اسے نیچا دکھانے کے لئے۔ گویا آپ اسے بتانا چاہتے تھے کہ تم مجھ سے محبت کا دعویٰ تو کر رہے ہو مگر میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کر کے، ان کا کلمہ پڑھ کر ان کی غلامی میں نہیں آتے؟ یاد رکھو! ابو بکر کا عقیدہ ہے، جو میرے آقا کا ہے،

وہ میرا ہے، جو اُن کا نہیں، میرا بھی نہیں۔

اپنا عزیز وہ ہے جسے تُو عزیز ہے | ہم کو ہے وہ پسند، جسے آئے تُو پسند[1]

تو صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ اِترائے نہیں بلکہ سَر جھکا لیا، اِدھر آپ نے سَر جھکایا، اُدھر جبریل امین عَلَیْہِ السَّلام وحی لے کر دربارِ رسالت میں حاضِر ہو گئے۔ عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم! اللہ پاک نے آپ کے لئے سلام بھیجا ہے اور حکم دیا ہے: وہ یہودی جس نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے اِظْہارِ محبت کیا ہے، اسے بلائیے اور خوشخبری سُنا دیجئے کہ اُس کے دِل میں ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی محبت ہے، اللہ پاک اِس محبت کی برکت سے اسے جہنّم کی دُو مصیبتوں سے آزادی دیتا ہے:(1): نہ اس کے پیروں میں بیڑیاں ڈالی جائیں گی۔(2): نہ گردن میں زنجیر ڈالی جائے گی۔

پیارے حُضُور، اللہ کے نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فوراً یہودی کو بُلایا اور اللہ کا پیغام سُنایا، یہ پیغام سنتے ہی یہودی کے دِل میں روشنی جگمگائی، خوش ہو کر اس نے آسمان کی طرف نِگاہ اُٹھائی اور پڑھا: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّكَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ حَقًّا میں گواہی دیتا ہوں: اللہ کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں اور آپ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم اللہ کے سچے رسول ہیں۔

اللہ! اللہ! کچھ دیر پہلے جو یہودی تھا، اب اس کی زِندگی میں انقلاب آچکا ہے، اپنی آئندہ زِندگی اس نے کیسے گزارنی ہے؟ اس نے اپنی نیت کا اظہار کیا، کہا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچا رسول بنا کر بھیجا، میں زندگی میں کبھی بھی ابو بکر کی محبت اپنے دِل سے کم نہیں ہونے دوں گا بلکہ اسے بڑھاتا ہی رہوں گا۔

غور کیجئے! اب وہ مسلمان ہے اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کے سامنے صدیقِ اکبر

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:126۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی محبت دِل میں رکھنے اور اسے بڑھاتے رہنے کی قسم کھا رہا ہے، اس پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اسے ڈانٹا نہیں، یہ نہیں فرمایا کہ اب تم مسلمان ہو، اب صِرْف اللہ سے محبت کرو! اب قرآن سے محبت کرو، اب کلمہ پڑھ چکے ہو، اب ابو بکر کی نہیں بلکہ میری محبت ضروری ہے، نہیں، ایسا نہیں کہا بلکہ فرمایا: هَنِيْئًا، هَنِيْئًا مبارک ہو! مبارک ہو! یعنی تمہیں ابو بکر کی محبت کی پہچان ہو گئی، اس کی اہمیت تمہیں معلوم ہو گئی، اس کی برکت سے تمہیں ایمان نصیب ہو گیا، مبارک ہو۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! اندازہ کیجئے! حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی محبت کیسی بابرکت ہے! اس محبت کی برکت سے ایک یہود کو کلمہ نصیب ہو گیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی محبت کو دِل میں بڑھائیں، یہ محبت ایمانی محبت ہے اور ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ جانِ ایمان، نبیوں کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَشُکْرُهٗ وَاجِبٌ عَلٰی اُمَّتِیْ ابو بکر سے محبت کرنا، ان کا شکریہ ادا کرنا میری اُمت پر واجب ہے۔ (2)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی محبت دِل میں بڑھائیے! ان کی سیرت پڑھیے، ان کے کردار کو اپنے زِندگی کا حصّہ بنائیے۔ ✵-صدیقِ اکبر کی مَحبّت **برکت والی** ہے ✵-صدیقِ اکبر کی محبت **اللہ پاک کو راضی کرنے کا ذریعہ** ہے ✵- صدیقِ اکبر کی مَحبّت **رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا قُرْب دِلاتی** ہے ✵-صدیقِ اکبر کی محبت **ایمان کو پختہ کرتی** ہے ✵-صدیقِ اکبر کی محبت **عشقِ رسول میں اِضَافہ کرتی** ہے ✵-صدیقِ اکبر

1... رِیَاضُ النَّضْرَہ، حصّہ اوّل، صفحہ: 178، حدیث: 475۔

2... کنز العُمّال، کتابُ الفضائل، باب ذکر صحابہ، حصّہ: 11، جلد: 6، صفحہ: 252، حدیث: 32590۔

سے محبّت کرنا **فرشتوں کا طریقہ** ہے ✹۔صدیقِ اکبر سے محبّت کرنا **صحابہ کا طریقہ** ہے ✹۔صدیقِ اکبر سے محبّت کرنا **اولیاء کا طریقہ** ہے ✹۔صدیقِ اکبر سے محبّت کرنا **عُلَما کا طریقہ** ہے ✹۔صدیقِ اکبر کی محبّت **نیکیوں پر اُبھارتی** ہے ✹۔صدیقِ اکبر کی محبّت **گُناہوں سے بچاتی** ہے ✹۔صدیقِ اکبر کی محبّت **جہنّم سے بچاتی** ہے ✹۔صدیقِ اکبر کی محبّت **جنّت میں پہنچاتی** ہے رَضِیَ اللہُ عَنْہ۔

جنتِ عَدن میں کون داخِل ہو گا؟

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس رات ابو بکر کی وِلادت ہوئی تھی، اس رات اللہ پاک نے جنّتِ عَدن (جو سب سے اَفْضَل جنّت ہے) اسے مخاطب کر کے فرمایا: مجھے میری عزت اور جلال کی قسم! میں تجھ میں صِرف اسے ہی داخل کروں گا جو اس بچے (یعنی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ) سے محبت کرے گا۔[1] اللہ پاک ہم سب کو خلیفۂ اَوَّل حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی بے پناہ محبت نصیب فرمائے۔ آیئے! مِل کر دُعا کرتے ہیں:

الٰہی! رحم فرما، خادِمِ صدیقِ اکبر ہوں | تری رَحمت کے صدقے، واسطہ صدیقِ اکبر کا[2]

صدیقِ اکبر کا مختصر تعارف

جانشینِ مصطفےٰ، خلفیہ اَوَّل، اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا نامِ پاک: عبد اللہ، کنیت: ابو بکر اور لقب: صدیق و عتیق ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ! صدیق کا معنی ہے: بہت زیادہ سچ بولنے والا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ اور عتیق کا معنی ہے: آزاد۔

❶... میزانُ الاِعْتِدَال، جلد: 1، صفحہ: 260، حدیث: 466۔

❷... ذوقِ نعت، صفحہ: 76۔

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ یعنی اے ابو بکر! تم جہنم سے آزاد ہو۔[1]

حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا تعلق قبیلہ قریش سے ہے، ساتویں پشت میں جاکر آپ کا شجرۂ نسب رسول اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندانی شجرے سے مل جاتا ہے۔ آزاد مَرْدوں میں حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے سب سے پہلے ایمان قبول کیا۔ ماشآءَ اللہ! آپ کے فضائل و کمالات کے کیا کہنے! آپ انبیائے کرام علیہم السّلام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تمام غزوات میں شریک ہوئے، صلح وجنگ کے تمام فیصلوں میں اپنے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر بَن کر، زندگی کے ہر موڑ پر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر، جاں نثاری کا حق ادا کیا۔ 2 سال، 7ماہ مَسْنَدِ خلافت پر رونق افروز رہے۔ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے 22 جمادی الاخریٰ، 13 ہجری کو وفات پائی۔ آپ سبز سبز گنبد میں اپنے یارِ غار، رسولوں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو مبارک میں آرام فرما ہیں۔[2]

بچپن شریف کی ذہانت

پیارے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بچپن ہی سے بڑے ذہین اور عقل مند تھے۔ آپ کی عمر مُبارَک چار سال تھی، نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ابھی اعلانِ نبوت نہیں فرمایا تھا، دُنیا میں کفر و شرک عام تھا، صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے والِد ابو قحافہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جو اس وقت تک کفر کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے، ایک دِن وہ

---

1 ... معجم کبیر، جلد:1، صفحہ:20، حدیث:9۔
2 ... اِکمال، صفحہ:12، تاریخ الخلفاء، صفحہ:18-19۔

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو اپنے عبادت خانے لے گئے اور پتھر کے بنے ہوئے جھوٹے خداؤں کے سامنے کھڑا کر کے کہا: بیٹا! یہ ہیں تمہارے بلند و بالا خدا! انہیں سجدہ کرو! (اَسْتَغْفِرُ اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ!) یہ کہہ کر حضرت ابو قحافہ ایک طرف چلے گئے اور کسی دوسرے کام میں مَصروف ہوئے۔ اب صِرف صدیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہیں اور سامنے پتھر کی مورتیاں ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ تھوڑا آگے بڑھے، ایک مورتی کے قریب گئے اور فرمایا: اِنِّیْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِیْ میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلاؤ! وہ بے جان پتھر تھا، نہ اس نے بولنا تھا، نہ بولا۔ صدیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے دوسرا سُوال کیا: اِنِّیْ عَارٍ فَاکْسِنِیْ میرے پاس کپڑے نہیں ہیں، مجھے کپڑے دو! پتھر بھلا کیا بولتا؟ اب حضرت صدیق اَکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو جلال آیا، آپ نے ایک پتھر اُٹھایا اور فرمایا: میں پتھر مارتا ہوں، اگر خدا ہو تو اپنے آپ کو بچا کر دکھاؤ!

اللہ اَکبر! چار سالہ بچہ! اس کے بازؤں میں کتنی طاقت ہو گی؟ کتنی زور سے پتھر مار سکے گا؟ لیکن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بازو کی طاقت دیکھئے! آپ نے مورتی کو پتھر مارا، فَخَرَّ لِوَجْھِہٖ وہ مورتی آپ کے بازو کی طاقت کو برداشت نہ کر پائی اور منہ کے بَل زمین پر گِر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ اس کے گرنے کی آواز سُنی تو حضرت ابو قحافہ دوڑتے ہوئے آئے، اپنے باطِل خدا کا حال بے حال دیکھا تو غصے میں حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو ایک تھپڑ لگایا اور بازو سے پکڑ کر گھر لے گئے، آپ کی والدہ کو جا کر کہا: دیکھو! آج تمہارے لال نے یہ کارنامہ کیا ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ نے سارا واقعہ سُنا تو کہا: میرے بیٹے کو چھوڑ دیجئے! اس کا کوئی قصور نہیں، جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز آئی تھی: یَا اَمَةَ اللہِ عَلَی التَّحْقِیْقِ اے اللہ پاک کی سچی بندی، اِبْشِرِیْ بِالْوَلَدِ الْعَتِیْقِ آزاد بیٹا مبارک ہو! اِسْمُہٗ فِی السَّمَاءِ الصِّدِّیْقِ آسمان میں اس کا نام صدیق ہے، وَلِمُحَمَّدٍ صَاحِبٌ وَّرَفِیْقٌ اور یہ مُحَمَّد

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا دوست ہے۔

یقینا مَنْبَعِ خوفِ خدا صدیقِ اکبر ہیں | حقیقی عاشقِ خَیرُ الوَریٰ صدیقِ اکبر ہیں
جو یارِ غار محبوبِ خدا صدیقِ اکبر ہیں | وہی یارِ مزارِ مصطفےٰ صدیقِ اکبر ہیں

اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے خود یہ حکایت نور کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی موجودگی میں، صحابۂ کرام علیھم الرِّضْوَان کے سامنے سُنائی، جب مکمل سُنا چکے تو حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور تین ۳ مرتبہ کہا: صَدَقَ اَبُوْبَکْرٍ ابو بکر نے سچ کہا۔ صَدَقَ اَبُوْبَکْرٍ ابو بکر نے سچ کہا۔ صَدَقَ اَبُوْبَکْرٍ ابو بکر نے سچ کہا۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت کو سامنے رکھ کر اندازہ لگائیے! اللہ پاک نے امیر المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو کیسی ذہانت و عقل مندی سے نوازا تھا، چاۡر سال کی عمر کیا عمر ہوتی ہے...! عموماً اس عمر کے بچوں کو ٹھیک سے روٹی کھانی نہیں آتی، کئی بچے تو اس عمر میں بھی فِیڈَر پینے کے عادِی ہوتے ہیں، چاۡر سال کے بچے کے پاس اپنی ذاتی کوئی سوچ نہیں ہوتی، وہ اپنے اِرْد گرد کے ماحول کو دیکھتا ہے، جو دیکھتا ہے اسی کو ذہن میں بٹھاتا ہے اور جو ذہن میں بٹھاتا ہے وہی کر رہا ہوتا ہے، اس کی سوچنے کی، سمجھنے کی، نتیجے اَخذ کرنے کی قوت کمزور ہوتی ہے، اسی لئے تو وہ والدین کو، اساتذہ کو، اپنے بہن بھائیوں کو، گلی محلے کے بچوں کو جو کچھ کرتے دیکھتا ہے وہی کرنے لگتا ہے، نہ اسے صحیح کی پہچان ہوتی ہے، نہ غلط کو پرکھ سکتا ہے لیکن حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ذہانت کے قربان جائیے! اللہ پاک نے آپ کو کیسا نوازا تھا، کیسی اعلیٰ نورانی طبیعت پر آپ کو پیدا فرمایا تھا کہ اِرْدگِرْد کا سارا ماحول کفر و شرک سے بھرپور ہے، گلی محلے میں حتی کہ کعبہ شریف میں پتھر کے جھوٹے

1...اِرْشَادُ السَّارِی، کتاب مناقب انصار، باب اسلام ابو بکر صدیق، جلد:7، صفحہ:63۔

خدا نصب ہیں، والِد خود لے جا کر ان جھوٹے خُداؤں کے سامنے کھڑا کرتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ بیٹا! یہ تیرے خُدا ہیں، انہیں سجدہ کرو۔ اس کے باوُجود وہ بات جو اس وقت کے بڑے بڑے سرداروں کو سمجھ نہ آئی، جنہیں لوگ اَبُوالْحَکَم (فیصلے کرنے والا، بڑا عقل مند) کہہ کر پُکارتے تھے، ان کی عقل جس حقیقت کو دیکھنے سے قاصِر تھی، صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ چاڑ سال کی عمر میں اس بات کو سمجھ بھی رہے ہیں، اس کے خِلاف دلیل بھی دے رہے ہیں اور پتھر مار کر، جھوٹے خدا کو اَوندھا گرا کر، دلیل کے ساتھ ثابت بھی کر رہے ہیں کہ یہ پتھر کے مجسمے ہر گز خُدا نہیں ہوسکتے، خُدا اَلسَّمِیْع وَبَصِیْر (سننے دیکھنے والا) ہوتا ہے، یہ دیکھتے سنتے نہیں، خُدا کلام کر سکتا ہے، یہ بے جان مجسمے بولتے نہیں، خُدا دِلوں کے حال بھی جانتا ہے، انہیں اپنا بھی حال نہیں معلوم، خُدا بندوں کی حاجتیں پوری کرنے والا ہوتا ہے، یہ خود اَوروں کے محتاج ہیں، خُدا حافِظ وناصِر ہوتا ہے، یہ خود اپنی بھی حفاظت نہیں کر سکتے، یہ بھلا کیسے خُدا ہو سکتے ہیں؟ حقیقی خدا تو وہ ہے جو سُنتا ہے، دیکھتا ہے، جانتا ہے، قدرت والا ہے، ساری دُنیا کو پالتا ہے، نہ اسے نیند آتی ہے، نہ اُونگھ آتی ہے، سچا خدا تو وہی رَبُّ الْعَالمین ہے۔

صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا ایمانِ کامِل

اللہ! اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** معلوم ہوا حضرت صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بچپن ہی سے مؤمن تھے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُو صحابہ (1): ایک حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ۔ (2): دوسرے مولائے کائنات مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ، یہ دونوں عالَمِ اَرْواح میں جب تمام روحوں نے اللہ پاک کے رَبّ ہونے کا اِقْرار کیا تھا، اس وقت سے لے کر دُنیا میں پیدا ہونے تک، دُنیا میں پیدا ہونے سے لے کر لڑکپن تک، لڑکپن سے لے کر نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اعلانِ نبوت فرمانے تک، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

وسَلَّم کے اعلانِ نبوت سے وفات تک، وفات سے ہمیشہ ہمیشہ تک مسلمان تھے، مسلمان ہیں، کبھی، کسی وقت، کسی حال میں ایک لمحے کے لئے بھی ان دونوں کے پاک، طَیِّب دامنوں سے کفر وشرک کی ناپاکی نہ کبھی لگی، نہ قیامت تک لگے گی۔ (1)

صدیقِ اکبر کا ایمان سب سے اَفضَل ہے

ایک دِن مکی مدنی مصطفےٰ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ایمان کا درجہ بیان کیا، فرمایا: اگر ایک پلڑے میں ابو بکر کا ایمان رکھ دیا جائے، دوسرے پلڑے میں میری ساری اُمت کا ایمان رکھ دیا جائے، لَرَجَحَ بِھِمْ ابو بکر کا ایمان ساری اُمّت کے ایمان سے بڑھ جائے گا۔ (2)

ایک حدیث شریف میں فرمایا: ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی فضیلت اس لئے نہیں کہ یہ زیادہ نمازیں پڑھتے ہیں، اس لئے بھی نہیں کہ یہ زیادہ روزے رکھتے ہیں، وَلٰکِنْ بِشَیْءٍ وُقِرَ فِیْ قَلْبِہٖ بلکہ ان کی یہ فضیلت اُس چیز کی وجہ سے ہے جو ان کے دِل میں رکھ دی گئی ہے۔ (3)

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ ایک راز تھا جو حضرت صدیق اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے دِل میں رکھ دیا گیا، اس راز کو کوئی بھی نہیں جان سکا۔ (4) صُوفیاء فرماتے ہیں: اسی راز کی بدولت حضرت صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ایسی ایسی برکات ظاہِر ہوئیں، جو کسی اَور صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ظاہِر نہ ہوئیں۔ (5) مثلاً

1... فتاوی رضویہ، جلد: 28، صفحہ: 458 ملخصاً.
2... شُعَبُ الْاِیْمان، باب فِی زِیَادَۃِ الْاِیْمان وَنُقْصَانِہٖ، جلد: 1، صفحہ: 69، حدیث: 36۔
3... بَحْرُ الفوائِد، باب فِی الْخُلَّۃِ، صفحہ: 442، حدیث: 462۔
4... اِحْیَاءُ الْعُلُوم، کتاب العلم، جلد: 1، صفحہ: 39۔
5... سَبْعُ سَنَابِل مترجم، صفحہ: 62۔

صدیقِ اَکْبَر نے پوری اُمّت کو بچالیا

جب اللہ کے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا، صحابہ کرام علیہم الرضوان پر قیامت ٹوٹ پڑی، ان کا جینا مشکل ہو گیا، حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ، وہ عقل مند، ذہین اور دُور اندیش صحابی جن کی رائے کے موافق قرآن اُترا کرتا تھا، آپ بھی غم مصطفےٰ میں بے خود تھے اور تلوار اُٹھائے یہ اعلان کر رہے تھے: خبردار! جس نے کہا کہ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم وصال فرماگئے ہیں، میں اس کی گردن اُڑادوں گا۔[1]

اِدھر صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان غَمِ مصطفےٰ میں نڈھال تھے، اُدھر یہود و نصاریٰ، کفار اور مشرکین خوش تھے، اب وہ للچائی ہوئی نظروں سے مسلمانوں کو دیکھ رہے تھے اور منصوبے بنارہے تھے کہ اس وقت مسلمان غمگین ہیں، موقع اچھا ہے، اب مسلمانوں کی پہلے جیسی طاقت نہیں رہے گی، اب انہیں آسانی سے شکست دی جاسکے گی۔[2]

ایسے نازُک موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے دُور اندیشی سے کام لیا، اگرچہ غم کا پہاڑ ان پر بھی ٹوٹا تھا لیکن آپ نے موقع کی نزاکت کو سمجھا، اپنے جذبات پر قابو پایا اور پوری اُمّت کو قدموں پر کھڑا رکھنے، کافِروں کی سازشوں سے بچانے کی کامیاب کوشش کی۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو وِصالِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خبر ملی، آپ تشریف لائے، صحابہ کرام علیہم الرِّضْوَان غم سے نڈھال تھے، حضرت صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان سے خطاب کیا، فرمایا: تم میں سے جو مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عِبادت کرتا، ان کو خُدا مانتا ہے وہ جان لے

1... مَواہِبُ اللَّدُنِّیہ، جلد 3، صفحہ: 389۔

2... سَبْعَ سَنابِل مترجم، صفحہ: 64۔

کہ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر موت طاری ہوئی، آپ نے دُنیا سے ظاہِری پردہ فرمایا اور جو اللہ کی عبادت کرتا، صِرف اسی کو خدا مانتا ہے تو بے شک اللہ پاک حَیٌّ لَایَمُوْت ہے، وہ زِندہ ہے، اسے کبھی، ایک لمحے کے لئے بھی موت نہ آئے گی۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے پارہ: 4، سُوْرَۃ آلِ عِمْرَان کی آیت: 144 تلاوت کی:

وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡىٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ	ترجمہ کنزالایمان: اور مُحَمَّد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے ؟

صحابہ فرماتے ہیں: صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے یہ آیت تِلاوت کی، ہمیں یوں لگا جیسے ہم یہ آیت کو جانتے ہی نہ تھے، آیت سُنتے ہی تمام صحابہ اسے دہرانے لگے۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے یہ آیت سُنی تو آپ پر سکتہ طاری ہو گیا، آپ زمین پر تشریف لے آئے اور جذب کی کیفیت جو آپ پر طاری تھی، وہ اُترنا شروع ہوئی اور آپ کو یقین ہو گیا کہ واقعی رسولِ خدا، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے پردہ فرما چکے ہیں۔[1]

بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں؛ میر عبد الواحد بلگرامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے، آپ فرماتے ہیں: ایسے نازُک وقت میں اُمّت کو سنبھال لینا، کافِروں کے منصوبے تباہ و برباد کرنا، اُمّت کو گِرنے سے بچا لینا یہ اسی راز کا کرشمہ تھا جو اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے سینے میں رکھ دیا گیا تھا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب مَرَضِ النَّبِیِّ وَوَفَاتِہٖ، صفحہ: 1104، حدیث: 4454۔

2 ... سَبعِ سَنابِل مترجم، صفحہ: 65، ملخصاً۔

اُمّت کے مسائل حل کرنے والے

صِدِّیقہ بنتِ صِدِّیق، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ، طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے وِصَال فرمایا، اس وقت جتنا غم میرے والد حضرت صدیق اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر اُترا، کسی پہاڑ پر اُترتا تو پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتا لیکن میرے والد ثابت قدم رہے، اس حال میں بھی صحابہ کرام علیہم الرِّضْوَان کو جو مشکل پیش آئی، جس نکتے پر وہ اَٹکے، میرے والد محترم نے اپنی کمال ذہانت سے اسے حل کیا۔ مثلاً **(1):** پہلا مسئلہ جو صحابہ کرام علیہم الرِّضْوَان کو درپیش ہوا، یہ تھا کہ محبوب، مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مزار کہاں بنایا جائے؟ حضرت صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس کا حَل دیا، فرمایا: میں نے اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا: اللہ کا نبی جہاں وفات پائے، اسی جگہ اس کا مزار بنایا جاتا ہے۔ لہٰذا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا وِصال عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کے کمرے میں ہوا ہے، لہٰذا مزار مُبارَک بھی وہیں بنایا جائے گا۔ **(2):** رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وِراثت کے معاملے میں مشکل پیش آئی، حضرت صدیق اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنے حافظے سے اس کا بھی حل بتایا، فرمایا: میں نے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا: بے شک ہم گروہ انبیاء کی میراث نہیں ہوتی، ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔[1]

صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا پہلا جنگی فیصلہ

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے خلیفہ بنتے ہی بڑا مسئلہ جو پیش ہوا وہ حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے لشکر کی روانگی کا مسئلہ تھا، آخری نبی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...کنز العمال، کتابُ الفضائل، باب فضائلِ صحابہ، حصّہ:6، جلد:12، صفحہ:220، حدیث:35595۔

نے حیاتِ ظاہری میں آخری جنگی فیصلہ یہ فرمایا کہ حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو 700 مجاہدین کا لشکر دے کر ملکِ رُوم کے ساتھ جنگ کے لئے بھیجا، یہ لشکر ابھی راستے ہی میں تھا کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کی خبر ملی، لہٰذا لشکر واپس آگیا۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وِصال کے بعد وہ قبیلے جن کے دل میں ایمان پکا نہیں تھا یا جو پہلے سے منافق تھے اور اپنا نفاق چھپائے ہوئے تھے، انہوں نے اِرْتِداد کی راہ اختیار کی اور ایمان سے پھر گئے، ایسی نازک صورتِ حال میں صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان نے اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خدمت میں عرض کیا: حُضُور! لوگ اسلام سے پِھر رہے ہیں، ایسی صُورت میں لشکرِ اُسامہ کو جنگ کے لئے بھیجنا مناسب نہیں، مدینہ منورہ میں مجاہدین کی زیادہ ضرورت ہے۔ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت صدیق اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اگر دَرِنْدے ابو بکر کو پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹ کر لے جائیں، تب بھی میں رسول خدا، اَحْمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بھیجے ہوئے لشکر کو ہرگز نہیں روکوں گا۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے لشکرِ اُسامہ کو روم کی جانِب روانہ کر دیا۔ یہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی کمال ذہانت تھی، جنگی پالیسی کے اعتبار سے اعلیٰ دُور اندیشی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ لشکر جہاں سے گزرتا، وہاں کے لوگ سوچتے: ہم تو مسلمانوں کو کمزور سمجھ رہے تھے، اگر ایسی حالت میں بھی ان کا لشکر سرحد پر لڑنے کے لئے جا رہا ہے تو یقیناً مدینہ منورہ میں اس سے بھی بڑا لشکر موجود ہو گا! پھر جب حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہ رُومی لشکر کو شکست دے کر، جنگ جیت کر واپس لوٹے تو اِسلام سے پھرنے والے بہت سے لوگ ڈر گئے، ان کے دِل میں اسلام کی ہیبت بیٹھ گئی اور وہ اپنے اِرْتِداد سے توبہ کرکے سچے دِل سے مسلمان ہو گئے۔[1]

1... کَنْزُالعمال، باب اَوَّل، فی خِلَافَۃِ الخلفاء، حصّہ: 3، جلد: 5، صفحہ: 241، حدیث: 14062۔

یہ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی دُور اندیشی تھی، آپ جان گئے تھے کہ لشکر کو روک لینا اپنی کمزوری کا اعلان کرنے والی بات ہے، لشکر کو لازمی بھیجا جائے گا تاکہ لوگ جان جائیں کہ مسلمان کل بھی طاقت ور تھے، مسلمان آج بھی طاقت ور ہیں، مسلمانوں کی جان، مسلمانوں کی آن، بان شان، نبی دو جہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے پردہ فرماگئے مگر آپ کا دامنِ رَحمت اب بھی مسلمانوں پر سایہ کئے ہوئے ہے۔

منکرینِ زکوٰۃ کے خلاف جہاد

چوتھا اہم مسئلہ جو حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو پیش ہوا وہ مُنْکِرِین زکوٰۃ کا مسئلہ تھا۔ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دُنیا سے پردہ فرمانے کے بعد کچھ قبیلوں نے زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کر دیا اور کہا: زکوٰۃ صِرف سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زِندگی مُبارَک میں فرض تھی، اب زکوٰۃ دینا ضروری نہیں، انہوں نے زکوٰۃ کو ٹیکس شُمار کیا۔

اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت صدیق اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنی ذہانت اور دینی بصیرت سے ان کے خلاف جہاد کرنے کا فیصلہ کیا لیکن صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوان کو اس فیصلے پر اشکال تھا، حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ آپ کی خدمت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا، اس نے اپنا مال اور جان محفوظ کر لیا۔ اس فرمانِ مصطفٰے کے ہوتے ہوئے آپ زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں سے جہاد کیسے کر سکتے ہیں حالانکہ وہ "لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ" پڑھتے اور اسے مانتے ہیں۔ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت صدیق اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں لازمی اس سے جہاد کروں گا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے مزید بھی باتیں ارشاد فرمائیں، حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: آپ کا

خطاب سُن کر مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ پاک نے اس معاملے میں آپ کا سینہ کھول دیا ہے۔[1]

آخر حضرت صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ابتداء میں ہم نے اس فیصلے کو ناپسند کیا تھا، ہم سمجھتے تھے: یہ فیصلہ دُرست نہیں، زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں کے خِلاف جہاد نہیں ہونا چاہیے لیکن جب اس کا نتیجہ سامنے آیا، زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں نے توبہ کی، شرعی قاعدے کے مطابق زکوٰۃ دینے لگے تو ہم نے صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ذہانت اور دور اندیشی اور دینی بصیرت کی تعریف کی۔ یقیناً حضرت صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ یہ فیصلہ نہ فرماتے تو قیامت تک کے لئے اسلام کا ایک بنیادی رُکن زکوٰۃ فوت ہو جاتا اور لوگ اس کے مُنْکِر ہو جاتے۔ حضرت ابو رَجاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا: حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس وقت اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی پیشانی چوم کر فرمایا: لَوْلَا اَنْتَ لَهَلَكْنَا اے ابو بکر! آپ نہ ہوتے تو ہم ہلاک ہو جاتے۔[2]

خلیفہ مقرر کرنے میں ذہانت و دور اندیشی

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے آخری فیصلہ جو کیا وہ اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنے کا فیصلہ تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے آخری لمحات تھے، صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کی موجودگی میں آپ نے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا: لکھو! ”اب جبکہ ابو بکر دُنیا سے جا رہا ہے اور آخرت کی پہلی منزل کے قریب ہے، یہ ابو بکر کا آخری فیصلہ ہے۔ میں تم پر عمر بن خطاب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کو خلیفہ بناتا ہوں۔ اِن کی بات سُنو! اور ان کی

---

1 ... مُسْلِم، کِتَابُ الْاِیْمَان، صفحہ: 33، حدیث: 32۔
2 ... رِیَاضُ النَّضْرَۃ، صفحہ: 127، حدیث: 296 - 297۔

پیروی کرو! اگر یہ عدل وانصاف کریں تو میں انہیں ایسا ہی جانتا ہوں۔ اگر پھِر جائیں اور عدل وانصاف نہ کریں تو ہر شخص کے لئے وہی ہے جو وہ کمائے گا۔[1]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: دُنیا میں تین۳ لوگ بہت ذہین اور دُور اندیش ہوئے ہیں، ان میں سے ایک اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہیں، آپ نے اپنی ذہانت اور دُور اندیشی سے حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو خلیفہ بنایا۔[2]

آپ کے اس مُبارَک فیصلے کا نتیجہ ساری دُنیا نے دیکھا، سب جانتے ہیں، کافِر بھی مانتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جیسا خلیفہ ان کے بعد کوئی نہ ہوا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اللہ کی عطا سے، محبوب مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے فیض سے پوری دُنیا میں اسلام کا ڈنکا بجایا، اسلام کو تمام دینوں پر غالب کیا، مسلمانوں کو ترقی کی بلندیوں تک پہنچایا، بڑی بڑی سُپر پاوَرز کو دھول چٹائی، کافِروں کو منہ کے بَل گرایا اور پوری دُنیا میں کلمۂ حق کی دھوم مچادی۔

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کیسے ذہین اور عقل مند تھے۔ ہمیں بھی عقل مندی اور دُور اندیشی سے کام لینا چاہیے۔

”عقل مند مؤمن“ کے چارْ فضائل

(1): حضرت وَھْب بِنْ مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے کئی انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی طرف وحی فرمائی: شیطان سَو جاہلوں کو بہکا لیتا ہے، ان کی گردن پر سوار ہو کر جہاں چاہتا ہے لیے پھِرتا ہے مگر ایک عقل مند مسلمان کو بہکانا شیطان کے لئے سخت مشکل ہے۔ **(2):** مزید فرماتے ہیں: پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹا دینا، پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دینا شیطان

---

1 ... کَنْزُ العمال، باب اَوَّل، خِلَافَۃُ الخلفاء، حصّہ:5، جلد:3، صفحہ:269، حدیث:14171۔

2 ... تفسیر طَبری، پارہ:12، سورۂ یوسف، تحت الآیۃ:21، جلد:7، صفحہ:173، حدیث:18959۔

کے لئے آسان ہے مگر عقل مند مؤمن کو بہکانا اس کے لئے بہت مشکل ہے۔ شیطان عقل مند مسلمان کے پاس آتا ہے، ہزار حیلوں بہانوں سے اسے بہکاتا، نیک رستے سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے مگر کامیاب نہیں ہوتا، تھک ہار کر کہتا ہے: ہائے خرابی! مجھے کیا ہوا؟ میں اسے بہکانے کی طاقت ہی نہیں رکھتا! **(3): بُزرگ فرماتے ہیں:** دو شخص ایک جیسا عمل کریں مثلاً دونوں نماز پڑھیں، دونوں صدقہ دیں، دونوں نیکی کی دعوت عام کریں، دونوں تِلاوَت کریں، اِن میں سے ایک زیادہ عقل مند ہو تو دونوں کے اَعْمَال میں مشرق و مغرب جتنا فرق ہوتا ہے۔[1] **(4): مدینے کے تاجدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:** حکمت (یعنی عقل مندی اور دانائی) عزت دار کی عزت میں اضافہ کرتی اور غُلام کو بادشاہوں کے درجے تک پہنچا دیتی ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! عقل مندی، ذہانت، حکمت و دانائی اللہ پاک کی عطا ہے۔ اللہ جسے چاہے، جتنی چاہے یہ نعمت دیتا ہے۔ البتہ مختلف اسباب اختیار کر کے ہم اپنی عقل، ذہانت، حکمت اور دانائی میں اِضَافہ بھی کر سکتے ہیں۔

حکمت و دانائی حاصِل کرنے کے چار طریقے

(1): **عقل بڑھانے کا پہلا طریقہ:** گُناہ چھوڑ دیجئے اور نیک کام کیجئے! سب سے عقل مند آقا، بے کسوں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِبْنَ آدَمَ! اَطِعْ رَبَّكَ تُسَمّٰى عَاقِلاً اے آدمی! اللہ پاک کی اطاعت کر! تجھے عقل مند کہا جائے گا۔ وَلَا تَعْصِ رَبَّكَ فَتُسَمّٰى جَاهِلاً اللہ کی نافرمانی مت کر! ورنہ تمہارا نام "جاہِل" ہو جائے گا۔[3] اللہ کے حبیب، دِلوں

---

1 ... اَخْبَارُ الْاَذْکِیَاء، باب اَوَّل، صفحہ: 33۔

2 ... کَنْزُ العمال، کِتَابُ العلم، باب اَوَّل، حصہ: 10، جلد: 5، صفحہ: 63، حدیث: 28738۔

3 ... مَطَالِبُ العَالِیَہ، باب فَضْلِ الوَرَعِ وَالتقوٰی، جلد: 13، صفحہ: 719، حدیث: 3308۔

کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو فرمایا: اے عُوَیْمَر (عُوَیْمَر حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام ہے، تو فرمایا: اے عُوَیْمَر)! اپنی عقل بڑھاؤ! تمہیں اللہ کا زیادہ قرب ملے گا۔ عرض کیا: حُضُور! میں عقل کیسے بڑھاؤں؟ فرمایا: اللہ کو ناراض کرنے والے کاموں سے بچو! جو اس نے تم پر فرض کیا اسے اَدا کرو! عقل مند ہو جاؤ گے۔ پھر نفل نیکیاں کرتے جاؤ! تمہاری عقل میں اِضافہ ہوتا جائے گا، تم اللہ کے قریب ہوتے جاؤ گے اور دُنیا میں تمہیں غلبہ اور عزت حاصِل ہو گی۔[1]

(2): **عقل بڑھانے کا دوسرا طریقہ:** خود پسندی، خود رائی سے بچئے۔ میں بہت اچھا ہوں، میری رائے سب سے اعلیٰ ہے، میرا مشورہ کامِل واکمل ہے، مجھ سے اچھا تو کوئی سوچ ہی نہیں سکتا، ایسا ذہن مت بنائیے! عاجزی کیجئے! حضرت لقمان حکیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی، فرمایا: بیٹا! آدمی کی عقل کامِل نہیں ہوتی جب تک اس میں 10 عادتیں نہ آجائیں، پھر دسویں عادت بیان کرتے ہوئے فرمایا: سب سے اعلیٰ عادت یہ ہے کہ بندہ تمام دُنیا والوں کو اپنے سے اچھا اور خود کو سب سے بُرا سمجھے۔[2] اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر انسان کے پاس حکمت و دانائی ہوتی ہے اور اس کی یہ حکمت ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے، جب بندہ عاجزی کرتا ہے، فرشتے کو حکم ہوتا ہے: اس کی حکمت بڑھا دو! جب بندہ تکبر کرتا ہے تو حکم ہوتا ہے: اس کی حکمت کم کر دو![3]

تو اے عاشقانِ رسول! عاجزی کیجئے! خود پسندی سے بچئے! خود پسندی بڑے سے بڑے

1 ...نَوَادِرُ الاُصُول، جلد:2، صفحہ:63۔
2 ...اَخْبَارُ الاَذْکِیَاء، باب رابع، صفحہ:41۔
3 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کتابُ الاَدَب، بابُ التَّواضُع، جلد:8، صفحہ:102، حدیث:13096۔

عقل مند کو بھی اندھا کر دیتی ہے۔ فرعون کو دیکھئے! کیسا ماہِر سیاست دان تھا، آج سیاست دانوں نے ایک بِل پاس کرنا ہو تو کتنے مراحِل سے گزرنا پڑتا ہے، اس بدبخت نے اپنے آپ کو خُدا کہلوالیا تھا، اس کی قوم اسے خُدا مانتی اور سجدہ کرتی تھی لیکن یہ بدبخت تھا، حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت جو بنی اسرائیل کے بچّوں کو بھی سمجھ آرہی تھی، فرعون کی عقل میں نہ آئی، یہ اگر دُور اندیشی سے کام لیتا، حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کی بات مان لیتا تو دُنیا سے تو جانا ہی تھا، اس کی دُنیا بھی بہتر ہوتی، آخرت بھی سنور جاتی، اس کا ملک، اس کی حکمرانی رہتی دُنیا تک باعزت ہو جاتی، اس کے نقشِ سیرت پر چلنے کی حکمرانوں کو ترغیب دی جاتی لیکن اس بدانجام نے بے وقوفی کا مظاہَرہ کیا، حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کو جھٹلایا، اللہ پاک نے اسے دریا میں غرق کر دیا، نہ اس کی حکومت رہی، نہ خدائی کے دعوے کام آئے، دنیا میں بھی ذلیل ہوا، آخرت بھی تباہ ہوئی اور قیامت تک کے لئے عبرت کا نشان بھی بن گیا۔ آخر کیوں؟ حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت جو بنی اسرائیل کے بچّوں تک کو سمجھ آرہی تھی، فرعون کو کیوں سمجھ نہ آئی؟ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں اس کی وضاحت فرمائی، ارشاد ہوتا ہے:

زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ (پارہ:24، سورۃ المؤمن، آیت:37)	ترجمہ کنزالایمان: فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام بھلا کر دکھایا گیا۔

یعنی شیطان نے وسوسے ڈال کر اس کے بُرے اَعْمال اس کی نظر میں اچھے کر دکھائے، یہ اپنے بُرے کاموں کو بھی اچھا سمجھنے لگا، یہ خود پسندی اور خود رائی کا شِکار تھا، اس کی موٹی عقل کے مطابق اس کی رائے، اس کے فیصلے، اس کی سوچ بہت اچھی تھی، خود پسندی نے اس کی عقل پر پردہ ڈال دیا تھا، دوسروں کی بات کو، دوسروں کے مشورے کو یہ خاطر

میں ہی نہ لاتا تھا۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** عبرت حاصِل کیجئے! خود پسندی سے بچئے، **اِنْ شَآءَ اللہ!** عاجزی آئے گی، مشورہ کرنے کا ذِہن بنے گا، اپنی رائے کو اچھا سمجھنے کے بجائے، مزید غور وفکر کی ضرورت محسوس ہو گی اور نتیجۃً آپ کا تجربہ بڑھ جائے گا، عقل وذہانت میں اِضافہ ہو گا اور آپ کی ذات میں دُور اندیشی پیدا ہو گی۔

(3): عقل بڑھانے کا تیسرا طریقہ: غور و فکر کی عادت ڈالئے! کوئی بھی کام بغیر سوچے سمجھے کر ڈالنے کے بجائے، خوب غور وفکر کے ساتھ، ہر پہلو سے سوچ کر، سمجھ کر، سمجھ نہ آئے تو دوسروں سے مشورہ کر کے کام کرنے کی عادت بنائیے۔ حضرت ابراہیم بن اَدْھَم رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بہت غور و فکر کیا کرتے تھے، اکثر غور و فکر ہی میں ڈوبے رہتے تھے، کسی نے پوچھا: عالی جاہ! آپ اتنا غور و فکر کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: **اَلْفِکْرُ مُخُّ الْعَقْلِ** غور و فکر کرنا عقل کا مغز ہے۔ حضرت طاؤس رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سے روایت ہے، ایک دِن حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے حَوَّاریوں نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: اے رُوحُ اللہ! کیا دُنیا میں کوئی ہے جو سیرت میں آپ کی طرح ہو؟ فرمایا: ہاں! جس میں تین[3] وَصف ہوں وہ سیرت میں میرے جیسا ہے[1]: **(1): مَنْ کَانَ مَنْطِقُهٗ ذِکْرًا** اس کا بولنا ذِکر ہو۔ **(2): وَصَمْتُهٗ فِکْرًا** خاموش ہو تو غور و فکر کرے۔ **(3): وَنَظَرُهٗ عِبْرَةً** اس کی نظر میں عِبْرت ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تینوں وَصف عقل بڑھانے والے ہیں۔ **پہلا وَصف:** اس کا بولنا ذِکر ہو، یعنی اَوّل تو وہ خاموش رہتا ہو کہ خاموشی خود حکمت ہے، اللہ کے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خاموشی حکمت ہے مگر خاموش رہنے والے بہت تھوڑے ہیں۔[2] اَوّل تو بندہ خاموش رہتا ہو، اگر بولے تو فضول بات منہ سے نہ نکالے

---

1 ... اِحْیَاءُ العُلوم، کتابُ التفکر، جلد:4، صفحہ:514۔

2 ... کنزُ العمال، کتابُ الاَخلاق، حصہ:3، جلد:2، صفحہ:141، حدیث:6877۔

بلکہ ایسی بات کہے جسے شریعت کی نِگاہ میں ”ذِکْر“ کہا جا سکتا ہو، **دوسرا وَصْف:** خاموشی میں غور و فکر کرے، یعنی اس کا بولنا بھی فضول نہ ہو، اس کا چپ رہنا بھی فضول نہ ہو، کتنے لوگ ہیں جو چپ رہتے ہیں، کم بولنا ان کی عادت کا حِصّہ ہوتا ہے، اس کے باوُجود انہیں حکمت نہیں ملتی، کیوں؟ اس لئے کہ چپ تو رہتے ہیں مگر غور و فکر نہیں کرتے، یا غور و فکر کرتے بھی ہیں تو صِرْف دُنیا میں۔ ایک شخص تھا، اکیلا ہی سڑک کے کنارے خاموش بیٹھا رہتا تھا، پوچھا گیا: بھائی! یہاں خاموش کیوں بیٹھتے ہو؟ بولا: سَڑک سے خوب صُورت کاریں گزرتی ہیں، انہیں دیکھ کر خوش ہوتا رہتا ہوں اور سوچتا ہوں: کبھی اللہ مجھے بھی ایسی کار دے گا۔ الامان والحفیظ! تو خاموشی بھی ہو، غور و فکر بھی اور غور و فکر بھی دُنیا کے متعلق نہیں بلکہ آخرت کے معاملے میں۔ امام دارانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آخرت کے مُعَامَلے غور و فکر کرنا حکمت و دانائی کو بڑھاتا اور دِل کو زِندہ کرتا ہے۔[1]

تیسرا وَصْف: اس کی نظر میں عِبْرت ہو، یعنی جس چیز کو دیکھے، اس سے عبرت حاصِل کرے۔ یہ چیز بھی عقل کو بڑھاتی ہے، دوسروں کے تجربات سے سیکھنا، اپنی غلطیوں سے تجربہ حاصِل کرنا، اس سے بھی عقل بڑھتی، دوراندیشی پیدا ہوتی ہے۔

(4): **عقل و دانائی بڑھانے کا چوتھا طریقہ:** تجربہ کار، عقل مند اور دُور اندیش لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے۔ اَفْضَل واعلیٰ رسول، بی بی آمنہ کے پھول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب ایسے شخص کو دیکھو جسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت دی گئی ہے تو اس کا قُرب اپناؤ! بے شک ایسے بندے کو حکمت و دانائی دی جاتی ہے۔[2] ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: خوش خبری ہے اس کے لئے جو فقیہ (یعنی دین میں سمجھ بوجھ رکھنے

---

1 ...حِلیۃُ الاَوْلیاء، جلد: 9، صفحہ: 291۔

2 ...اِبنِ مَاجہ، کِتَابُ الزُّہد، صفحہ: 667، حدیث: 4101۔

والے) اور حکیم و دانا سے ملے، اس کے پاس کثرت سے آنا جانا رکھے۔[1]

12 دینی کاموں میں سے ایک کام "مدنی مذاکرہ"

پیارے اسلامی بھائیو! دورِ حاضر کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، جنہیں اللہ پاک نے دُنیا سے بے رغبتی بھی عطا کی، کم بولنے کی نعمت بھی دِی، عِلْمِ دین میں مہارت بھی بخشی، عقل مندی اور دانائی بھی عطا کی، حکمت سے بھی نوازا، شیخ طریقت، رہبر شریعت، امیر اہلسنت، **حضرت علامہ مولانا، ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس دور میں اللہ پاک کی عظیم نعمت ہیں۔ دین و دُنیا کی بہتریاں پانے، دِل میں عشق رسول کی شمع جلانے، گُناہوں سے بچنے، نیکیاں اپنانے، محتاط بننے اور دانائی بڑھانے کے لئے ان کے اعلیٰ تجربات سے فائدہ اُٹھائیے! الحمد للہ! آپ ہر ہفتے اور اتوار کی درمیانی رات مدنی چینل پر براہِ راست (Live) مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں، جس میں دنیا بھر سے عاشقانِ رسول دینی و دنیوی مشکلات کے حل کے لئے آپ کی بارگاہ میں سوال کرتے اور آپ ان کے عِلْم و حکمت سے بھرپور جواب دیتے ہیں۔ آپ بھی ہر ہفتے بلاناغہ مدنی مذاکرے میں شرکت کی عادت بنائیے! ان شآء اللہ! خود ہی اس کی برکتیں دیکھ لیں گے۔

روزانہ مدنی مذاکرہ سننے کی برکت

حیدر آباد کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مرید تو بچپن ہی سے تھا مگر شیطان نے مجھے دُنیا میں الجھا رکھا تھا، میری قیمتی زندگی غفلت میں گزر رہی تھی، خوش قسمتی سے ایک دِن ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی سے ملاقات ہو گئی، انہوں نے بتایا: جو امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات سُنے، آپ اس سے خوش

---

1 ... جامع صغیر، صفحہ: 327، حدیث: 5299۔

ہوتے ہیں۔ اسلامی بھائی کا یہ جملہ میرے دِل پر لگا اور دِل میں مرشِد کی محبت جاگ اُٹھی، میں نے مکتبۃ المدینہ سے 50 مدنی مذاکروں پر مشتمل V.C.D خریدی اور روزانہ ایک مدنی مذاکرہ سننے لگا۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پُر تاثیر گفتگو کی برکت سے گُناہوں سے نفرت ہونے لگی اور نیکیوں کی محبت دِل میں بڑھنا شروع ہوئی، ابھی چند ہی مدنی مذاکرے سُنے تھے کہ میرے حلیے، میرے کردار اور اندازِ زندگی میں تبدیلی آنے لگی، مجھے سنتوں پر عمل کا جذبہ ملا اور الحمد للہ! نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کا ڈنکا بجانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں بھی دلچسپی لینے لگا۔ الحمد للہ! مدنی مذاکرے کے ذریعے میری ایسی تربیت ہوئی کہ 26 سالہ زندگی میں کبھی نہ ہوئی تھی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

شکر کرنا سُنّت ہے

دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): بندے کا ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ کریم کا شکر کرنا اللہ پاک کو پسند ہے۔[2] (2): اپنی زبانیں ذِکر سے اور دِل شکر سے تر رکھو!۔[1]

---

1 ...اجنبی کا تحفہ، صفحہ :28، خُلاصۃً۔

2 ... مُسلِم، کتابُ الذِّکر والدُّعَا، صفحہ:1122، حدیث:6932۔

اے عاشقانِ رسول! شُکر کرنا سُنّت ہے۔ ۞اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے شکر کرتے تھے ۞آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی ناشکری نہیں کی ۞شکر اعلیٰ عبادت ہے ۞شکر کرنے سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے ۞"بندے کو نعمت ملے، بندہ شکر کرے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ! بندہ عذاب سے محفوظ رہے گا۔"[2]

شکر کرنے کا طریقہ: ۞حضرت ابو بکر شبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نعمت کو دیکھنے کے بجائے، نعمت دینے والے پر نظر رکھنا شکر ہے۔[3] مثلاً آپ کو سیلری ملی، یہ بھی نعمت ہے، امتحان میں پاس ہوئے، بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہوئی، نماز کی توفیق ملی، روزہ رکھنے کی سعادت ملی، صدقہ دیا وغیرہ کوئی بھی نعمت ملی تو اب اس نعمت پر نگاہ نہ رکھئے بلکہ سوچئے: اللہ نے یہ نعمت عطا کی، نعمت کی نسبت اپنی طرف نہیں، اللہ پاک کی طرف کیجئے۔ ۞امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نعمت کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرنا **دِل کا شکر** ہے۔ زبان سے اللہ پاک کی حمد و ثنا کرنا **زبان کا شکر** ہے۔ اللہ کریم کی دی ہوئی ہوئی نعمت کو عِبادت میں خرچ کرنا، اس کو گُناہ میں استعمال ہونے سے بچانا **باقی اعضاء** کا شکر ہے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: محبۃ اللہ، جلد: 1، صفحہ: 419، حدیث: 590، ملتقطاً۔

2 ... صِراطُ الجنان، جلد: 4، صفحہ: 406، خُلاصۃً۔

3 ... اِحْیاءُ العلوم، کتابُ الصَّبْر والشکر، جلد: 4، صفحہ: 103، خلاصۃً۔

4 ... اِحْیاءُ العلوم، کتابُ الصَّبْر والشکر، جلد: 4، صفحہ: 103، خلاصۃً۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِپاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

---

1 ... قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔

2 ... اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

3 ... قَولُ البَدِیع، باب اوّل، صفحہ: 125۔

4 ... الترغیب والترہیب، کتابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِمدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴾2﴿ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

---

1 ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَۃ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

2 ... تاریخ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔